111382 - رجم کی آیت کا علم صرف عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ کو ہی نہیں

سوال

صحیح بخاری کے باب الاحکام میں عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے:
" اگر لوگ رجم کی آیت کے متعلق نہ کہیں تو میں اسے اپنے ہاتھوں سے لکھ دو "
اس آیت کو عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے علاوہ کوئی اور کیوں نہیں جانتا ؟
اور اس کے متعلق دریافت کرنے والے کو ہم کیا جواب دیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

بخاری اور مسلم نے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کیا ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ نے خطبہ جمعہ میں فرمایا:

" اللہ سبحانہ و تعالی نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث کیا، اور ان پر کتاب نازل کی، اور اللہ تعالی نے جو نازل کیا اس میں رجم کی آیت تھی، ہم نے اسے پڑھا، اور سمجھا اور یاد کیا، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رجم کیا، اور ان کے بعد ہم نے بھی رجم کیا، مجھے خدشہ ہے کہ لوگوں پر لمبا وقت گزرے اور کوئی کہنے والا یہ کہنے لگے:

اللہ کی قسم ہم تو کتاب اللہ میں رجم کی آیت نہیں پاتے، تو اللہ کا نازل کردہ فریضہ ترک کرنے کی وجہ سے وہ گمراہ ہو جائینگے، اور شادی شدہ مرد اور عورت کے زنا کرنے پر دلیل ثابت ہو جانےیا حمل ہو جانے یا اعتراف کرنے پر رجم کرنا کتاب اللہ میں حق ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (6830) صحیح مسلم حدیث نمبر (1691).

اور ابو داود میں یہ الفاظ زائد ہیں:

" اللہ کی قسم اگر لوگ یہ کہیں کہ عمر نے کتاب اللہ میں زیادہ کر دیا ہے تو میں اسے لکھ دیتا "

سنن ابو داود حدیث نمبر (4418) علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح ابو داود میں صحیح قرار دیا ہے.

یہ حدیث امام بخاری رحمہ اللہ نے صحیح بخاری میں کئی ایك جگہ ذکر کی ہے مثلا کتاب الحدود حدیث نمبر (6829) اور (6830) اور کتاب الاعتصام و السنۃ حدیث نمبر (7626) میں، لیکن سوال میں وارد الفاظ:

" اگر لوگ نہ کہیں... الخ "

ان روایات میں نہیں ہیں.

اور اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے کتاب الاحکام میں بغیر سند کے متعلق بیان کیا ہے کہ:

" عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا:

" اگر لوگ یہ نہ کہیں کہ عمر نے کتاب اللہ میں زیادہ کر دیا ہے تو میں اپنے ہاتھ سے رجم کی آیت لکھ دوں "

اور اس طرح کی روایت کے متعلق یہ نہیں کہا جا سکتا کہ امام بخاری نے اسے صحیح بخاری میں روایت کیا ہے، لیکن اس کے ساتھ یہ ضرور کہا جائیگا کہ امام بخاری نے اسے معلقا روایت کیا ہے.

اور ابو داود نے اسے موصول روایت کیا ہے اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے.

دوم:

عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے علاوہ کوئی اور اس آیت کو کیوں نہیں جانتا تھا ؟

یہ سوال کرنے والے کو جواب دیا جائیگا:

اس آیت کا علم صرف عمر رضی اللہ تعالی عنہ کو ہی نہ تھا، بلکہ کئی ایك صحابہ کرام سے اس اس کا ثبوت ملتا ہے.

ابن ماجہ نے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت کیا ہے وہ بیان کرتی ہیں:

" یقینا رجم کی آیت نازل ہوئی، اور یہ میرے پلنگ کے نیچے صحیفہ میں تھی "

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1944) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابن ماجہ میں اسے حسن قرار دیا ہے.

اور مسند احمد میں علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی سے بھی اس کا ثبوت ملتا ہے، لیکن اس کی سند ضعیف ہے.

مسند احمد حدیث نمبر (1214).

اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فتح الباری میں ذکر کیا ہے کہ:

" اس آیت کا ثبوت ابی بن کعب، اور زید بن ثابت رضی اللہ تعالی عنہما سے بھی ملتا ہے "

اور پھر عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے اس آیت کو خطبہ جمعہ میں منبر پر ثابت کیا، اور اس خطبہ میں بڑے بڑے صحابہ کرام اور فقھاء حاضر تھے، اور ان سب نے اس آیت کے ثبوت کا اقرار کیا، اور کسی ایك نے بھی اس کا انکار نہیں کیا، تو پھر اس کے بعد یہ کیسے کہا جا سکتا ہے یہ آیت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے علاوہ کسی کو معلوم نہ تھی ؟!

سوم:

رجم کی آیت اس میں شامل ہوتی ہے جسے علماء کرام " اصول فقہ " میں منسوخ ہونے کی بحث میں بیان کرتے ہیں، کہ یہ آیت وہ ہے جس کے الفاظ منسوخ ہو چکے ہیں، اور اس کا حکم باقی ہے، تو یہ آیت قرآن کریم میں شامل نہیں کی جا سکتی، لیکن اس کا حکم باقی ہے منسوخ نہیں ہوا، ہو سکتا ہے یہی وہ سبب ہے جس کی بنا پر عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے قرآن میں اسے نہیں لکھا، کیونکہ اس کی تلاوت منسوخ ہو چکی تو یہ قرآن میں شمار نہیں کی جا سکتی، تو اس طرح اس کا قرآن میں لکھنا جائز نہ ہوا

دیکھیں: المنتقی شرح الموطا حدیث نمبر (1560).

واللہ اعلم .